ضیائے رمضان
روزہ، تراویح ، اعتکاف، لیلۃ القدر،
صدقہ فطر اور عید الفطر کا بیان
مصنف
علامہ
ڈاکٹر محمد نور الحسن ضیاؔ
فاضل بھیرہ شریف
پی ایچ ڈی علومِ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسن ترتیب

نام کتاب	ضیائے رمضان
مصنف	علامہ ڈاکٹر محمد نور الحسن ضیاؔ فاضل بھیرہ شریف پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ 0333-8192150 mnoorulhassanzia@gmail.com
معاون	پروفیسر مہر حیات حیدری
کمپوزنگ	محمد رمضان بھیروی
ڈیزائننگ	ذوالفقار احمد / بلال مصطفٰے
ناشر	القلم گرافکس، بلاک 7 سرگودھا
اشاعت اول تا دوم	2000
اشاعت سوم	مارچ 2022ء (رمضان المبارک 1443ھ)
تعداد	1000
قیمت	70روپے

برائے رابطہ

1۔ القلم گرافکس، گلی امام بارگاہ، بلاک نمبر 7 سرگودھا۔ 0300-4668268
2۔ منہاج القرآن اسلامک سیل سنٹر، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ، سرگودھا 0306-7039070
3۔ مکتبۃ المجاہد بالمقابل ہاسٹل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف 0300-4115088
4۔ مکتبہ چشتیہ، بالمقابل ہاسٹل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
5۔ قاری محمد حسین بھیروی، جامع مسجد نورانی، عبداللہ کالونی، سرگودھا 0346-6056160
6۔ مکتبہ القادریہ مدرسہ تعلیم القرآن محمدیہ حنفیہ قادریہ حلالپور نوناں 0302-4580973

پیش لفظ

عبادات قربِ الٰہی کا اہم ترین ذریعہ ہیں اور معاملات حیات میں برکتوں کا باعث بنتی ہیں۔ ہر عبادت کی اپنی تاثیر ہے۔ البتہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو کئی امتیازی خصوصیات کی حامل ہے۔ اس عبادت میں نمود و نمائش کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ یہ بندہ مؤمن کو صفات الٰہی کا رنگ عطا کرتی ہے۔ یہ عبد و معبود کے درمیان ایک انوکھا تعلق استوار کرتی ہے۔ اس تعلق کی معراج یہ ہے کہ پروردگار عالم بروزِ حشر اپنے روزہ دار بندے کو بلا حجاب دیدار عطا فرمائے گا۔

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اہلِ ایمان کو زندگی کی تر و تازگی عطا کرتا ہے۔ اس مہینہ میں فرزندان اسلام روزہ جیسی عظیم عبادت کے ساتھ ساتھ دیگر عبادات کا التزام کر کے دنیا و آخرت کی فوز و فلاح کا اہتمام کرتے ہیں۔ اس ماہِ مبارک میں نماز تراویح میں صحیفہ رشد و ہدایت قرآن مجید کی تلاوت سے بہرہ ور ہونے کا موقع ملتا ہے۔ اعتکاف کی روحانی گھڑیاں نصیب ہوتی ہیں۔ لیلۃ القدر کی روح پرور ساعتوں سے قلوب و اذہان کو تراوت ملتی ہے۔ زکوۃ، خیرات اور صدقہ فطر کے ذریعے اموال کی پاکیزگی کا ساماں ہوتا ہے اور یہ محتشم و مکرم مہینہ جاتے جاتے عیدالفطر کی خوشیاں بھی عطا فرماتا ہے۔

عموماً مسلمان اس جلیل القدر ماہِ مبارک کے تقدس و احترام سے آگاہ نہیں ہوتے۔ اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو روزوں کے مسائل و فضائل سے واقف نہیں۔ انہیں قیامِ رمضان، اعتکافِ رمضان اور لیلۃ القدر کی حقیقی اہمیت کا اندازہ نہیں ہوتا۔ صدقہ فطر کی ادائیگی اور عیدالفطر کے تقاضوں سے آگہی نہیں ہوتی۔ چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اہل اسلام کو رمضان المبارک کے معمولات سے روشناس کرایا جائے اور بالخصوص نوجوان نسل کو عیش و عشرت اور فحش کاریوں سے نکال کر عبادت و ریاضت کے نور سے آشنا کیا جائے۔ تاکہ معمولاتِ رمضان پر مشتمل روحانی ریفریشر کورس سے صحیح معنوں میں استفادہ کیا جا سکے۔

فضائل رمضان

رمضان کا مفہوم

ایک قول کے مطابق رمضان رحمٰن کی طرح اللہ تعالی کا نام ہے۔ چونکہ اس مہینہ میں دن رات اللہ تعالی کی عبادت ہوتی ہے۔ لہذا اسے شہر رمضان یعنی اللہ تعالی کا مہینہ کہا جاتا ہے۔ جیسے مسجد و کعبہ کو اللہ تعالی کا گھر کہتے ہیں کہ وہاں اللہ تعالی کے ہی کام ہوتے ہیں۔ ایسے ہی رمضان اللہ تعالی کا مہینہ ہے کہ اس مہینہ میں اللہ تعالی کے ہی کام ہوتے ہیں۔ رمضان "رمضاء" سے مشتق ہے۔ رمضاء موسم خریف کی بارش کو کہتے ہیں جس سے زمین دھل جاتی ہے۔ چونکہ یہ مہینہ بھی دل کے گرد و غبار کو دھو دیتا ہے اوراعمال کی کھیتی ہری بھری رہتی ہے اس لئے اسے رمضان کہتے ہیں۔ یا یہ "رمض" سے مشتق ہے جس کا معنی ہے گرمی یا جلنا۔ چونکہ اس مہینہ میں مسلمان بھوک، پیاس کی تپش برداشت کرتے ہیں یا یہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ اس لئے اسے رمضان کہا جاتا ہے۔

روزہ کا مفہوم

علامہ ابن منظور رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ لغت میں صوم کسی چیز سے رکنے اور چھوڑ دینے کو کہتے ہیں اور روزہ دار کو صائم اس لئے کہتے ہیں کہ وہ کھانے، پینے اور عمل زوجیت سے اپنے آپ کو روک لیتا ہے اوران تینوں چیزوں کو چھوڑ دیتا ہے۔

(لسان العرب ج:12، ص:351)

علامہ خوارزمی رحمہ اللہ تعالی روزے کا شرعی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اہل عبادت کا عبادت کی نیت سے طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک کھانے، پینے اور عمل زوجیت سے رکے رہنے کو شریعت میں روزہ کہتے ہیں۔

(الکفایہ مع فتح القدیر ج:2، ص:233)

روزہ قرآن کریم کی روشنی میں

فرضیت روزہ

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

يَآَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ (البقرۃ:183)

ترجمہ: اے ایمان والو! فرض کئے گئے تم پر روزے جیسے فرض کئے گئے تھے ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ (جمال القرآن)

مقصد روزہ

مفسر قرآن حضرت ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

"روزے کا مقصد اعلیٰ اور سخت ریاضت کا پھل یہ ہے کہ تم متقی اور پاکباز بن جاؤ۔ روزے کا مقصد صرف یہ نہیں کہ ان تینوں باتوں (کھانے، پینے اور عمل زوجیت) سے پرہیز کرو۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ تمام اخلاق رذیلہ اور اعمال بد سے انسان مکمل طور پر دست کش ہو جائے۔ تم پیاس سے تڑپ رہے ہو، تم بھوک سے بے تاب ہو رہے ہو، تمہیں کوئی دیکھ بھی نہیں رہا، ٹھنڈے پانی کی صراحی اور لذیذ کھانا پاس رکھا ہے، لیکن تم ہاتھ بڑھانا تو کجا، آنکھ اٹھا کر ادھر دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے نا کہ تمہارے رب کا یہ حکم ہے۔ اب جب حلال چیزیں اپنے رب کے حکم سے تم نے ترک کر دیں تو وہ چیزیں جن کو تمہارے رب نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام کر دیا ہے (چوری، رشوت، بددیانتی وغیرہ) اگر یہ مراقبہ پختہ ہو جائے تو کیا تم ان کا ارتکاب کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ مہینہ بھر کی اس مشق کا مقصد یہی ہے کہ تم سال کے باقی گیارہ ماہ بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے یونہی گزار دو۔ جو لوگ روزہ توڑ کھ لیتے ہیں۔ غیبت، نظربازی وغیرہ سے باز نہیں آتے ان کے متعلق حضور پرنور ﷺ نے

واضح الفاظ میں فرمادیا"مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ" یعنی جس نے جھوٹ بولنا اوراس پر عمل کرنا نہیں چھوڑا اگر اس نے کھانا پینا ترک کر دیا، تو اللہ تعالی کے نزدیک اس کی کوئی قدر نہیں۔

(تفسیر ضیاء القرآن ج:1، ص:123)

روزہ احادیث طیبہ کی روشنی میں

تین خصوصی انعام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ" (صحیح مسلم:2547)

ترجمہ: جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔

خصوصی جزا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:"قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخِلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ"(صحیح مسلم:2760)

ترجمہ: اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ ابن آدم نے روزے کے سوا ہر عمل اپنے لئے کیا اور روزہ بالخصوص میرے لئے رکھا اوراس کی خصوصی جزا میں دوں گا۔

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اللہ کے نزدیک روزہ دار کے منہ کی بو مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

روزہ ڈھال ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اَلصِّیَامُ جُنَّةٌ"(صحیح مسلم:2761)

ترجمہ: روزے ڈھال ہیں۔

اس حدیث کی متعدد تشریحات ہیں۔ ایک یہ کہ جب کوئی روزہ دار کو گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو وہ روزے کو ڈھال بنالے اوراس سے کہے میں روزہ دار ہوں۔ دوسری تشریح یہ ہے کہ روزہ دار کے سامنے جب کسی گناہ کا محرک آتا ہے تو روزہ اس کے لئے ڈھال بن جاتا ہے اور روزہ کے سبب وہ اس گناہ کے ارتکاب سے بازرہتا ہے۔ تیسری تشریح یہ ہے کہ جہنم کی آگ کے لئے روزہ ڈھال بن جاتا ہے اور روزہ، روزہ دار کی مغفرت کرادیتا ہے۔ چوتھی تشریح یہ ہے کہ روزہ کے سبب سے انسان اپنے نفس کے شر سے بچتا ہے اوراپنی زبان اور بدن کو گناہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے۔

روزہ کی حکمتیں

صفات الٰہی کا رنگ

روزہ رکھ کر انسان کھانے، پینے اور عمل زوجیت کو رضائے الٰہی کے لئے چھوڑ کر صفات الٰہی کے رنگ میں رنگا جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ قادر مطلق بھی کھانے، پینے اور عمل زوجیت سے پاک ہے۔ چنانچہ روزہ رکھ کر بندہ مؤمن اس حدیث پاک کا مصداق ٹھہرتا ہے۔"تَخَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ اللّٰهِ"(عقیدہ طحاویہ ص:76) یعنی اللہ کی عادات اپنالو۔

جذبہ صبر وشکر

حدیث طیبہ کی رو سے صبر وشکر سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔ چنانچہ روزے کی حالت میں صبر کی کیفیت سے دوچار ہو کر بندہ نصف ایمان حاصل کرلیتا ہے اور بوقت افطار شکر خداوندی کے ذریعے بقیہ نصف ایمان کی تکمیل ہو جاتی ہے۔

ایثار وقربانی کی مشق

روزہ کی حالت میں انسان بھوک اور پیاس کے کرب سے گزرتا ہے تو لامحالہ ایثار، بے نفسی اور قربانی کی مشق ہوتی ہے۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں:

"حضرت بشر حافی رحمہ اللہ تعالی کے پاس ایک شخص سردیوں کے موسم میں گیا دیکھا کہ انہوں نے فالتو کپڑے اتار کر کھونٹی پر ڈال رکھے ہیں اور خود سردی سے کانپ رہے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ آپ سردی سے کانپ رہے ہیں اور کپڑے کھونٹی پر رکھے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے بھائی فقراء بہت زیادہ ہیں اور میرے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں ان سب کو کپڑے پہنا سکوں، اس لئے میں نے اپنے فالتو کپڑے اتار کر اپنے آپ کو ان کی تکلیف میں شریک کرلیا ہے۔"

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالی مزید لکھتے ہیں: "اسی وجہ سے اولیاء وعارفین جب کوئی لقمہ کھاتے ہیں تو یہ دعا کرتے ہیں: اے اللہ! بھوکوں کے حق کی بناء پر ہم سے مؤاخذہ نہ کرنا۔ اور یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام قحط کے سالوں میں دسترخوان پر بہت زیادہ کھانے ہونے کے باوجود اس لئے سیر ہو کر نہیں کھاتے تھے کہ کہیں بھوکوں کا حال بھول نہ جائیں اور ان کے ساتھ مشابہت قائم رہے"۔

(مرقاۃ ج:4، ص:229)

مسائل رمضان

روزہ کے فرض ہونے کے لئے شرائط

رمضان المبارک کا روزہ ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔
رمضان المبارک کا روزہ فرض ہونے کی درج ذیل چھ شرائط ہیں:

(1)۔ مسلمان ہونا (2)۔ بالغ ہونا (3)۔ عاقل ہونا
(4)۔ تندرست ہونا (5)۔ مقیم ہونا (6)۔ حیض ونفاس سے پاک ہونا

بچے پر کتنی عمر میں روزہ فرض ہوتا ہے؟

جب بچہ بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے تو اس پر روزہ فرض ہو جاتا ہے۔ تاہم والدین کو چاہئے کہ فرضیت سے پہلے ہی بچوں کو روزہ رکھنے کی عادت ڈال دیں۔

روزے کے فرائض

روزے کے تین فرائض درج ذیل ہیں۔

1۔ صبح صادق سے غروب آفتاب تک کچھ نہ کھانا۔
2۔ صبح صادق سے غروب آفتاب تک کچھ نہ پینا۔
3۔ صبح صادق سے غروب آفتاب تک جنسی لذت کے حصول سے پرہیز کرنا۔

روزے کے لئے نیت کی شرعی حیثیت

روزے کے لئے نیت فرض ہے۔ بغیر نیت کے روزہ نہیں ہو گا۔ چونکہ نیت دل کے مضبوط ارادے کا نام ہے۔ اس لئے اگر کسی نے فقط دل میں روزے کی نیت کرلی تو روزہ درست ہو جائیگا البتہ زبان سے نیت کر لینا سنت اور باعث ثواب ہے۔

مسئلہ: دن کی نسبت رات کو نیت کرلینا افضل ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص رات کو نیت نہ کرسکے تو زوال سے پہلے پہلے وہ نیت کرلے تو اس کا روزہ درست ہوجائے گا۔ (فتاوی عالمگیری)

مسئلہ: واضح رہے کہ اس مذکورہ بالا صورت میں نیت کرتے وقت روزہ یاد ہونے کی صورت میں کوئی ایسا فعل اس شخص سے سرزد نہ ہوا ہو جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مثلا کھانا، پینا، جماع کرنا وغیرہ۔ ہاں اگر بھولے سے کھا پی لیا تھا پھر یاد آیا کہ روزے کی نیت کرنی تھی تو اب کوئی حرج نہیں۔(حاشیہ الطحطاوی)

مسئلہ: رمضان المبارک کے ہر روزے کے لئے الگ نیت کرنا ضروری ہے۔ رمضان شریف کے سارے روزوں کے لئے صرف ایک نیت کرلینا کافی نہیں ہو گا۔

مسئلہ: روزہ صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اس لئے صبح صادق سے پہلے پہلے وہ سارے کام جائز ہیں جن سے بچنا روزے میں فرض ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ روزے کی نیت کرلینے کے بعد سحری کا وقت باقی ہو تو کچھ کھانا پینا جائز نہیں۔ یہ غلط بات ہے۔ صبح صادق سے پہلے پہلے کھانا پینا وغیرہ سب جائز ہے۔ بے شک غروب آفتاب کے بعد ہی دوسرے دن کے روزے کی نیت کرلی ہو۔

سحری کا بیان

سحری کھانا سنت ہے اگر اس وقت کوئی چیز کھانے کو دل نہ چاہتا ہو تو ایک آدھ کھجور یا ایک لقمہ یا چند گھونٹ پانی پی لینا چاہئے تاکہ سحری کا ثواب اور برکت حاصل ہو جائے اور سنت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر عمل اور اہل کتاب کی مخالفت ہو جائے۔ بہتر یہ ہے کہ سحری کا وقت ختم ہونے سے پانچ دس منٹ پہلے کھانے پینے سے فارغ ہو کر کلی کرلی جائے۔

ایک ضروری وضاحت

اکثر گھروں میں مشاہدہ کیا گیا ہے کہ سحری بند کرنے اور افطار کا آغاز کرنے کے لئے اذان کا انتظار کیا جاتا ہے۔ حالانکہ سحری یا افطاری کا تعلق اذان کے ساتھ نہیں بلکہ وقت کے ساتھ ہے۔ عموماً لوگوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ جب تک اذان فجر ہو رہی ہو کھانا پینا جائز ہے۔

نوبت اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ابھی تو قریبی مسجد کی اذان ہوئی ہے فلاں مسجد کی اذان ابھی باقی ہے۔ جلدی سے کھا پی لو۔

شرعی مسئلہ یہ ہے کہ سحری کا وقت ختم ہو جانے کے بعد اذانِ فجر کے دوران کھانا، پینا بالکل ممنوع ہے۔ جو آدمی ایسا عمل کرتا ہے اس کا روزہ قطعی طور پر درست نہیں ہو گا۔ کیونکہ اذان دی ہی اس وقت جاتی ہے جب سحری کا وقت ختم ہو چکا ہوتا ہے۔

مسئلہ: اگر سحری کے وقت غسل کرنے کی حاجت ہو اور اتنا وقت ہی باقی ہو کہ سحری کھائی جا سکتی ہے تو ایسی صورت حال میں مکمل وضو کر کے سحری کھانا، پینا جائز ہے۔ سحری سے فراغت کے بعد غسل جلدی کر لینا چاہئے۔ زیادہ دیر کرنا گناہ ہے کیونکہ اس طرح نماز فجر کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔

افطاری کا بیان

اسلام میں روزے کو افطار کرنے کا مسنون وقت غروب آفتاب ہے۔ کھجور سے روزہ افطار کرنا سنت ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص افطار کرے تو اسے چاہیے کہ کھجور سے افطار کرے کیونکہ اس میں برکت ہے۔ اور اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے کیونکہ وہ پاک ہے۔ (ترمذی شریف)

مسئلہ: افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ یعنی سورج غروب ہونے کے بعد محض احتیاط کے خیال سے تاخیر کرنا مناسب نہیں۔

افطار کرانے کا اجر و ثواب

دوسرے کو روزہ افطار کرانا بھی ایک پسندیدہ عمل ہے اور روزہ افطار کرانے والے سکو بھی اتنا ہی اجر و ثواب ملتا ہے جتنا کہ روزہ رکھنے والے کو ملتا ہے۔ چاہے وہ چند لقمے کھلائے یا ایک کھجور ہی سے افطار کرادے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:
"جس شخص نے کسی روزے دار کو افطار کرایا تو اس کو روزے دار کی طرح اجر و ثواب ملے گا"(بیہقی)

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

جیسا کہ گذشتہ سطور میں بیان کیا گیا ہے کہ روزے میں تین چیزوں سے بچنا فرض ہے(1) کھانے سے(2) پینے سے(3) جنسی لذت حاصل کرنے سے۔ لہٰذا ہر اس فعل سے روزہ فاسد ہو جائے گا جو ان تینوں فرضوں کے خلاف ہو۔ البتہ روزے کو فاسد کرنے والی چیزیں اپنی نوعیت کے لحاظ سے دو قسم کی ہیں۔ ایک وہ جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے۔ اور ایک وہ جن سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

نوٹ: اگر بھول کر کچھ کھا پی لیا جائے اور بعد میں یاد آئے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

قضا اور کفارہ کے متعلق چند ضروری مسائل

1۔ اگر کوئی چیز قصداً پیٹ میں پہنچائی جائے اور اس کے نفع بخش ہونے کا خیال بھی ہو۔ چاہے وہ غذا ہو یا دوا یا کوئی ایسا فعل کیا جائے جس کی لذت جنسی فعل جیسی ہو تو ان صورتوں میں روزے کی قضا بھی واجب ہو گی اور کفارہ بھی لازم آئیگا۔

2۔ اگر کوئی چیز خود بخود پیٹ میں پہنچ جائے یا اس کے نفع بخش ہونے کا خیال نہ ہو یا کوئی ایسا فعل کیا جائے جس کی لذت جنسی فعل جیسی نہ ہو تو صرف روزے کی قضا واجب ہو گی، کفارہ لازم نہیں آئیگا۔

3۔ کفارہ صرف رمضان کا روزہ فاسد ہونے سے واجب ہوتا ہے۔ رمضان کے سوا کوئی اور روزہ بے شک وہ رمضان کا قضا روزہ ہی ہو، فاسد ہونے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا۔ چاہے غلطی سے فاسد ہو جائے یا قصداً فاسد کر دیا جائے۔

وہ صورتیں جن سے روزے کی قضا واجب ہے

1۔ کسی کی آنکھ دیر سے کھلی اور یہ سمجھ کر کہ ابھی سحری کا وقت باقی ہے کچھ کھا پی لیا۔ پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی تو روزے کی قضا واجب ہے۔

2۔ کسی نے سورج غروب ہونے سے پہلے ہی یہ سمجھ کر کہ سورج غروب ہو گیا ہے، روزہ افطار کر لیا تو قضا واجب ہے۔

3۔ بے ارادہ کوئی چیز پیٹ میں پہنچ گئی مثلاً کلی کے لئے منہ میں پانی ڈالا اور وہ حلق سے نیچے اتر گیا تو قضا واجب ہے۔

4۔ جماع اور لواطت کے علاوہ جنسی لذت کا کوئی ایسا فعل کیا جس سے عادتاً انزال ہو جاتا ہے۔ اگر انزال ہو گیا تو روزہ جاتا رہا اور صرف قضا لازم آئے گی۔

قضا روزوں کے مسائل

1۔ رمضان المبارک کے جو روزے کسی وجہ سے رہ گئے ہوں ان کی قضا میں بلاوجہ تاخیر کرنا درست نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے رکھ لے۔

2۔ اگر رمضان کے دو سال کے کچھ روزے رہ گئے ہوں تو یہ تعین ضروری ہے کہ کس سال کے قضا روزے رکھ رہا ہے۔ اس لئے نیت کر کے روزے رکھے کہ میں فلاں سال کے قضا روزے رکھ رہا ہوں۔

3۔ قضا روزے رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ رات سے نیت کی جائے۔ اگر صبح صادق کے بعد قضا کی نیت کی تو قضا درست نہیں۔ یہ روزہ نفل ہو جائیگا اور قضا کا روزہ پھر رکھنا واجب ہے۔

وہ صورتیں جن میں قضا اور کفارہ دونوں لازم آتے ہیں

1۔ کسی نے روزے میں جذبات سے مغلوب ہو کر جنسی فعل کا ارتکاب کیا چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ تو قضا بھی واجب ہے اور کفارہ بھی۔

2۔ کسی نے کوئی چیز غذا کے طور پر یا دوا کے طور پر کھا لی یا پی لی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اب قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

3۔ کوئی ایسا فعل کیا جس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ لیکن اس شخص نے اپنے طور پر یہ سمجھ لیا کہ میرا روزہ فاسد ہو گیا اور پھر قصداً کچھ کھا پی لیا تو روزہ فاسد ہو گیا۔ قضا بھی واجب ہے اور کفارہ بھی۔ مثلاً کسی نے سرمہ لگایا، سر میں تیل ڈالا اور سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا ہے پھر قصداً کچھ کھا پی لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

کفارہ اور اس کے مسائل

1۔ رمضان کا روزہ فاسد ہو جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے جائیں۔ درمیان میں کوئی ناغہ نہ کیا جائے اور اگر کسی وجہ سے ناغہ ہو جائے تو پھر نئے سرے سے پورے ساٹھ روزے رکھے جائیں اور ناغے سے پہلے جو روزے رکھ لئے تھے ان کا شمار نہیں ہو گا۔

2۔ اور اگر کوئی شخص کسی وجہ سے روزے نہ رکھ سکتا ہو تو پھر ساٹھ محتاجوں کو صبح و شام پیٹ بھر کر کھانا کھلانا واجب ہے۔

3۔ خواتین کے لئے کفارے میں یہ سہولت ہے کہ حیض کی وجہ سے ناغہ ہو جانے سے کفارہ کا تسلسل ختم نہ ہو گا۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ حیض سے پاک ہونے کے بعد ناغہ نہ کریں۔ پاک ہوتے ہی پھر روزے رکھنا شروع کر دیں۔

4۔ اگر ایک ہی رمضان کے دوران ایک سے زائد روزے فاسد ہو گئے ہوں تو سب کے لئے ایک ہی کفارہ واجب ہو گا۔

5۔ اگر کسی پر ایک کفارہ واجب ہوا اور وہ ابھی ادا کرنے نہیں پایا کہ دوسرا واجب ہو گیا تو صرف ایک ہی کفارہ دونوں کے لئے واجب ہو گا۔ چاہے یہ دونوں کفارے دو رمضان کے ہوں۔

6۔ جنسی فعل کر لینے کی وجہ سے جتنے روزے فاسد ہوں ان کا کفارہ الگ الگ ادا کرنا ہو گا۔ چاہے پہلا کفارہ ادا نہ کیا ہو۔

7۔ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی بجائے صدقہ فطر کی مقدار غلہ یا اس کی قیمت دینا بھی جائز ہے۔

(صدقہ فطر کی مقدار آئندہ سطور میں بیان کی جائے گی۔ ان شاء اللہ)

8۔ اگر مسکینوں کو کھانا کھلانے میں تسلسل نہ رہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ کفارہ صحیح ہو جائیگا۔

وہ امور جن سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے

قضا اور کفارہ کے متعلق چند ضروری مسائل بیان کرنے کے بعد اب ان چیزوں کا بیان کیا جاتا ہے جن سے روزہ ٹوٹتا تو نہیں لیکن مکروہ ہو جاتا ہے۔ درج ذیل سطور میں ان سب چیزوں کی کراہت تنزیہی ہے، تحریمی نہیں۔

1۔ کسی چیز کا ذائقہ چکھنا۔ البتہ کوئی خاتون مجبوراً اس لئے کھانے کی چیزوں کا ذائقہ پکاتے وقت یا بازار سے خریدتے وقت چکھ لے کہ اس کا شوہر بد مزاج اور سخت گیر ہے۔ اس خوف سے چکھ لے تو مکروہ نہیں ہے بشرطیکہ اس کا کوئی ذرہ حلق سے نیچے نہ اترے۔

2۔ روزے میں کوئی ایسا کام کرنا مکروہ ہے جس سے اتنی کمزوری پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہو کہ روزہ توڑنا پڑے گا۔

3۔ کلی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے کا ضرورت سے زیادہ اہتمام اور غلو کرنا۔

4۔ بلاوجہ منہ میں تھوک جمع کر کے نگلنا

5۔ غسل کی حاجت ہو اور موقع بھی ہو پھر کوئی شخص بلاوجہ قصداً صبح صادق تک غسل نہ کرے تو مکروہ ہے۔

جن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

وہ صورتیں جن میں شریعت نے روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے صرف دس ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ایک صورت پائی جاتی ہو تو روزہ چھوڑ دینے کی اجازت ہے۔ البتہ بعد میں قضا کرنا ضروری ہے۔ یہ دس صورتیں حسب ذیل ہیں۔

(1) سفر (2) بیماری (3) حمل

(4) ارضاع یعنی بچے کو دودھ پلانا (5) بھوک، پیاس کی شدت

(6) ضعف اور بڑھاپا (7) ہلاکت کا خوف

(8) جہاد (9) بے ہوشی (10) جنون

وہ صورتیں جن میں روزہ توڑ دینا جائز ہے

1۔ اگر کوئی اچانک بیمار ہو گیا اور اندیشہ ہے کہ اگر روزہ نہ توڑا تو بیماری بہت زیادہ بڑھ جائے گی تو اس صورت میں توڑنے کی اجازت ہے۔

2۔ اگر کسی کو ایسی شدت کی پیاس یا بھوک لگی کہ نہ کھانے پینے سے ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہے تب بھی روزہ توڑ دینا جائز ہے۔

3۔ کسی حاملہ خاتون کو کوئی ایسا حادثہ پیش آ گیا کہ اپنی یا بچے کی جان کا ڈر ہے تو اس صورت میں بھی روزہ توڑ دینے کا اختیار ہے۔

نوٹ: مذکورہ بالا صورتوں میں یا اس سے ملتی جلتی صورتوں میں روزے کی قضا لازم ہو گی۔

فدیہ کے مسائل

جو شخص بڑھاپے کے باعث انتہائی کمزور ہو گیا ہو یا ایسی شدید بیماری میں مبتلا ہو کہ بظاہر صحت مند ہونے کی توقع جاتی رہی ہو اور وہ روزہ رکھنے کی سکت نہ رکھتا ہو تو شریعت نے ایسے شخص کو رخصت دی ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے اور ہر روزے کے

بدلے ایک محتاج کو فدیہ ادا کرے۔ فدیہ میں کھانا بھی کھلایا جا سکتا ہے، غلہ بھی دیا جا سکتا ہے اور غلہ کی قیمت بھی دی جا سکتی ہے۔

فدیہ کی مقدار

فدیہ کی مقدار وہی ہے جو صدقہ فطر کی مقدار ہے۔ اگر فدیہ کھانا کھلانے کی صورت میں ادا کیا جائے تو صبح وشام دونوں وقت کسی محتاج کو کھانا کھلا دے، کھانا کھلانے میں اپنے کھانے پینے کے عام معیار کو سامنے رکھ کر اوسط درجے کا کھانا کھلائے۔

مسئلہ: فرض وقت کی نماز کا فدیہ بھی اتنا ہی ہے جتنا کہ ایک روزے کا ہے اور یہ خیال بھی رہے کہ دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں اور ایک وتر کی واجب نماز۔ لہٰذا چھ نمازوں کا فدیہ ادا کرنا ہوگا۔

مسئلہ: مرنے والے کی طرف سے اگر وارث روزے رکھ لیں یا اس کی قضا نمازیں پڑھ لیں تو یہ درست نہیں۔ البتہ ان کی طرف سے فدیہ دینا درست ہے۔

مسئلہ: معمولی سی بیماری کی وجہ سے رمضان کا روزہ اس خیال سے چھوڑ دینا کہ بعد میں قضا روزہ رکھ لیں گے، یا فدیہ ادا کر کے یہ سمجھنا کہ روزہ کا حق ادا ہو گیا، صحیح نہیں۔ رمضان کا روزہ اسی صورت میں چھوڑے جب روزہ رکھنے کی سکت بالکل نہ ہو۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ملاحظہ فرمائیے۔

"جس شخص نے رمضان کا کوئی ایک روزہ بھی کسی عذر اور بیماری کے بغیر چھوڑ دیا تو عمر بھر کے روزے رکھنے سے بھی اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔" (ترمذی، ابو داؤد)

احترام رمضان اور ایک اہم مسئلہ

جو لوگ کسی وجہ سے روزہ رکھنے سے معذور ہوں ان کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ رمضان المبارک میں کھلم کھلا نہ کھائیں اور بظاہر روزہ داروں کی طرح رہیں۔ اور جن لوگوں میں وہ ساری شرائط موجود ہوں جن کے ہوتے ہوئے روزہ رکھنا صحیح

بھی ہو اور واجب بھی۔ پھر کسی وجہ سے ان کا روزہ فاسد ہو جائے تو ان پر واجب ہے کہ دن کے باقی حصے میں روزہ داروں کی طرح رہیں اور کھانے پینے اور جنسی افعال سے پرہیز کریں۔ کیونکہ رمضان المبارک کا احترام اسی بات کا تقاضا کرتا ہے۔

قیام رمضان

ماہ رمضان کا ہر لمحہ سعادت اور ہر پل رحمت ہے۔ دن کو روزہ رکھنے اور رات کو قیام کرنے سے بندہ مؤمن کو ایسی روح پرور لذتیں نصیب ہوتی ہیں جن کی حلاوت وہ ہمیشہ محسوس کرتا ہے۔ حدیث طیبہ میں قیام رمضان کی فضیلت ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔

"مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

(صحیح بخاری:37)

ترجمہ: جو شخص رمضان میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رات کا قیام کرتا ہے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

اہل مکہ و مدینہ کا معمول مبارک

اہل مکہ رمضان المبارک کی مقدس ساعتوں میں نماز تراویح اس طرح ادا کرتے کہ ہر چار رکعت ادا کرنے کے بعد طواف کعبہ کرتے اور ہر طواف کے سات چکروں کے دوران تسبیحات پڑھتے اور طواف مکمل کرنے کے بعد مقام ابراہیم پر دوگانہ نفل ادا کرتے۔ اس طرح تراویح کی بیس رکعتوں کے ساتھ اضافی طور پر پانچ مرتبہ طواف اور تسبیح کے علاوہ دس رکعت نفل زائد ادا کرتے۔ جبکہ اہل مدینہ کی نماز تراویح پڑھنے کا انداز کچھ یوں تھا کہ ہر چار رکعت تراویح کے بعد کمال ذوق وشوق اور اطمینان ویکسوئی سے کلمات تسبیح واستغفار پڑھتے اور پھر چار رکعت نفل کا اضافہ

کر لیتے۔ اس طرح وہ تراویح کی بیس رکعتوں کے علاوہ سولہ رکعت نفل اضافی طور پر ادا کر کے کل چھتیس رکعت ادا کرتے۔ وہ کتنا کیف انگیز منظر ہوتا ہوگا جب غلامان مصطفی علیہ التحیۃ والثناء اپنے رؤف ورحیم آقا و مولی ﷺ کے روضہ اطہر کے قرب وجوار میں رات گئے تک عبادت وریاضت اور ذکر و فکر میں مصروف رہتے۔ مگر اب کف افسوس ملنا پڑتا ہے کہ

فلسفہ رہ گیا، تلقین غزالی نہ رہی رہ گئی رسم اذاں، روح بلالی نہ رہی

نماز تراویح کی شرعی حیثیت

نماز تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بھی اس کا اہتمام فرمایا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی۔ جو شخص کسی عذر کے بغیر تراویح کی نماز ترک کرے گا وہ گنہگار ہوگا۔ یہ جس طرح نمازِ تراویح مردوں کے لئے سنت مؤکدہ ہے اسی طرح عورتوں کے لئے بھی سنت مؤکدہ ہے۔ نماز تراویح کی بیس رکعتیں اجماع صحابہ سے ثابت ہیں اور نماز تراویح کی جماعت میں قرآن کریم کا ختم پاک کرنا صحابہ کے معمول سے ثابت ہے جس کا آغاز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

اعتکاف رمضان

اعتکاف کا مفہوم

علامہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اعتکاف کا لغوی معنی تعظیم کی نیت سے کسی چیز کے پاس ٹھہرنا اور شریعت میں عبادت کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ (المفردات ص:342)

مقصد اعتکاف

اعتکاف میں بندہ خانہ خدا میں قرب الہی کے حصول کی خاطر دنیاوی مصروفیات اور آسائشوں سے دستبردار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالی سے بخشش اور رحمت طلب کرنے کے لئے اس کے گھر میں ڈیرہ ڈال کر بیٹھ جاتا ہے۔ اور زبان حال سے بارگاہ الہی میں عرض کناں ہوتا ہے۔ مولی! جب تک تو مجھے معاف نہیں کرے گا میں تیرے دروازے سے نہیں اٹھوں گا۔

اعتکاف کا اجروثواب

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس نے رمضان المبارک میں دس دن کا اعتکاف کیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کیے۔" (بیہقی شریف)

ایک اور حدیث طیبہ میں ہے کہ جو شخص رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں صدق واخلاص کے ساتھ اعتکاف کرے گا اللہ تعالی اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار سال کی عبادت درج فرمائے گا اور قیامت کے دن اس کو اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا۔ (تذکرۃ الواعظین)

مسائل اعتکاف

اعتکاف کی قسمیں

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔

(1)۔واجب (2)۔ مستحب (3)۔ سنت مؤکدہ

(1)۔ اعتکاف واجب

نذر کا اعتکاف واجب ہے۔ کسی نے مطلق نذر مانی یا شرط کے ساتھ مانی مثلا کہا کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں اعتکاف کروں گا۔ تو یہ اعتکاف واجب ہے اور اس کا پورا کرنا ضروری ہے۔

(2)۔ اعتکاف مستحب

رمضان کے آخری عشرہ کے علاوہ جو بھی اعتکاف کیا جاتا ہے وہ مستحب ہے۔ چاہے رمضان کے پہلے اور دوسرے عشرے میں کیا جائے یا کسی اور مہینے میں۔

(3)۔ اعتکاف سنت مؤکدہ

رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ کفایہ ہے۔ کفایہ سے مراد یہ ہے کہ بستی میں سے چند افراد یا ایک ہی فرد کا اعتکاف کرنا سب کی طرف سے کافی ہو گا۔ لیکن اگر پوری بستی میں سے کوئی بھی اعتکاف نہ بیٹھے تو پوری بستی گنہگار ہو گی۔

اعتکاف اور معمول مصطفی ﷺ

ہمارے نبی آخر الزمان ﷺ پابندی کے ساتھ ہر سال اعتکاف فرماتے تھے۔ وصال تک آپ ﷺ کا یہی معمول رہا اور کسی وجہ سے ایک سال آپ ﷺ اعتکاف نہ کر سکے تو دوسرے سال آپ ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

اعتکاف کی شرطیں

اعتکاف کی چار شرائط ہیں جن کے بغیر اعتکاف صحیح نہیں۔

(1)۔ مسجد میں قیام

مردوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسی مسجد میں اعتکاف کریں جہاں پانچ

وقت باجماعت نماز کا اہتمام ہو خواہ وہ جامع مسجد ہو یا نہ ہو۔ البتہ جامع مسجد میں اعتکاف افضل ہے۔ مسجد میں قیام کے بغیر مردوں کا اعتکاف صحیح نہیں۔

(2)۔ نیت

جس طرح باقی عبادات کے لئے نیت شرط ہے اسی طرح اعتکاف کے لئے بھی نیت شرط ہے۔ نیت کے بغیر اعتکاف نہیں ہو گا۔

(3)۔ حدث اکبر سے پاک ہونا

یعنی مرد اور خواتین حالتِ جنابت سے پاک ہوں اور خواتین حیض و نفاس سے پاک ہوں۔

(4)۔ روزہ

اعتکاف میں روزے سے رہنا بھی شرط ہے۔

اعتکاف کے مسائل

مسئلہ: اعتکاف مسنون کا وقت رمضان المبارک کی بیس تاریخ کو غروب آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور عید کا چاند نظر آتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ چاہے چاند انتیس کا ہو تیس کا۔ ہر حال میں میں اعتکاف مسنون پورا ہو جائے گا۔

مسئلہ: اعتکاف کرنے والا بیس رمضان کو غروب آفتاب سے پہلے پہلے مسجد میں پہنچ جائے۔

مسئلہ: اگر کوئی خاتون ہو تو بیس رمضان کو غروب آفتاب سے پہلے گھر میں اس خاص جگہ پہنچ جائے جو اس نے گھر میں نماز پڑھنے کے لئے بنا رکھی ہو اور عید کا چاند نظر آنے تک اپنی اعتکاف گاہ سے باہر نہ نکلے۔

مسئلہ: معتکف کے لئے کسی طبعی ضرورت مثلا پیشاب، پاخانے یا غسل جنابت وغیرہ یا شرعی ضرورت مثلا نماز جمعہ وغیرہ کے لئے اعتکاف گاہ سے باہر جانا جائز ہے۔ لیکن ضرورت پوری ہونے کے بعد فوراً واپس اپنی اعتکاف گاہ میں پہنچ جانا ضروری ہے۔

مسئلہ: حالت اعتکاف میں بالکل خاموش بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے۔ ذکر و فکر یا تلاوت وغیرہ میں مشغول رہنا یا اپنے معتکف بھائیوں سے دینی گفتگو یا نوافل وغیرہ پڑھنے میں مصروف رہنا چاہیے۔

مسئلہ: معتکف کے لئے مسجد میں خرید و فروخت کرنا، لڑنا جھگڑنا، غیبت کرنا اور بیہودہ باتیں کرنا سب مکروہ ہے۔

مسئلہ: کسی طبعی اور شرعی ضرورت کے بغیر مسجد سے باہر جانا یا طبعی اور شرعی ضرورت سے باہر نکلنا اور پھر باہر ہی ٹھہر جانا جائز نہیں ہے اور اس سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔

لیلۃ القدر

لیلۃ القدر کا قرآنی تعارف

لیلۃ القدر کی فضیلت و عظمت کو اجاگر کرنے کے لئے قرآن کریم میں اس کا تفصیلی تعارف ایک مکمل سورۃ کے ذریعے کرایا گیا ہے اور شب قدر کی نسبت سے اس سورۃ کا نام بھی سورۃ القدر رکھا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۚ﴿۱﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ﴿۲﴾ لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوۡحُ فِیۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۟ هِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ﴿۵﴾

ترجمہ: بے شک ہم نے اس (قرآن) کو اتارا ہے شب قدر میں اور آپ کچھ جانتے ہیں کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے۔ اترتے ہیں فرشتے اور روح (القدس) اس میں اپنے رب کے حکم سے۔ ہر امر (خیر) کے لئے۔ یہ سراسر (امن) وسلامتی ہے۔ یہ رہتی ہے طلوع فجر تک۔ (جمال القرآن)

لیلۃ القدر کی وجہ تسمیہ

اس بابرکت رات کو لیلۃ القدر کیوں کہا جاتا ہے؟ مفسرین نے اس کی تین وجوہات ذکر کی ہیں۔

1۔ قدر کا معنی تقدیر وحکم ہے۔ تقدیر ازلی کا جو حصہ اس سال میں رمضان سے اگلے رمضان تک پیش آنے والا ہے وہ متعلقہ فرشتوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ لہذا اس رات کو لیلۃ القدر کہا گیا ہے۔

2۔ قدر کا ایک معنی عظمت وشرافت بھی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر وراق رحمۃ اللہ علیہ (م396ھ) فرماتے ہیں کہ اس شب کا نام لیلۃ القدر اس لئے رکھا گیا ہے کہ ایک تو اس میں مرتبہ وشان والی کتاب نازل ہوئی۔ دوسرا یہ کہ ذی مرتبہ فرشتے یعنی جبریل امین علیہ السلام کے ذریعے نازل ہوئی۔ تیسرا یہ کہ ذی مرتبہ امت پر نازل ہوئی۔ شاید اسی لئے اللہ تعالی نے سورۃ القدر میں لفظ "قدر" تین مرتبہ استعمال فرمایا ہے۔

3۔ قدر کا ایک معنی ضیق یعنی تنگی ہے۔ چونکہ اس رات زمین پر فرشتے اتنی زیادہ تعداد میں اترتے ہیں کہ زمین باوجود اپنی وسعت کے تنگ پڑ جاتی ہے۔ اس لئے اس رات کا نام "لیلۃ القدر" رکھا گیا۔

امت محمدیہ کا خاصہ

لیلۃ القدر امت محمدیہ کا خاصہ ہے۔ کسی اور امت کو یہ رات عطا نہیں کی گئی۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”إن الله وهب لأمتي ليلة القدر ولم يعطها من كان قبلهم“

ترجمہ: بلاشبہ اللہ تعالی نے لیلۃ القدر میری امت ہی کو عطا کی ہے۔ ان سے پہلے کسی امت کو یہ نہیں ملی۔ (در منثور جلد:5، ص:540)

لیلۃ القدر کیسے نصیب ہوئی؟

امت محمدیہ کو لیلۃ القدر کیسے نصیب ہوئی؟ مفسرین و محدثین نے اس سلسلہ میں مختلف روایات نقل کی ہیں۔ چنانچہ امام مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ملاحظہ ہو۔

”وحدثني زياد عن مالك أنه سمع من يثق به من أهل العلم يقول :إن رسول الله صلى الله عليه و سلم أرى أعمار الناس قبله أو ما شاء الله من ذلك فكأنه تقاصر أعمار أمته أن لا يبلغوا من العمل مثل الذى بلغ غيرهم فى طول العمر فأعطاه الله ليلة القدر خير من ألف شهر“ (الموطا:698)

ترجمہ: حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک ثقہ و معتبر عالم سے یہ بات سنی کہ رسول اللہ ﷺ کو اگلے لوگوں کی عمریں بتلائی گئیں جتنا اللہ کو منظور تھا تو آپ ﷺ نے اپنی امت کے لوگوں کی عمروں کو کم سمجھا اور یہ خیال کیا کہ میری امت کے لوگ (اتنی سی عمر میں) ان کے برابر عمل نہ کر سکیں گے تو اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو لیلۃ القدر عطا فرمائی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

اعلان بخشش

لیلۃ القدر میں عبادت کرنے سے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ حدیث طیبہ ملاحظہ ہو۔

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“ (صحیح بخاری:1901)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کے لئے قیام کرتا ہے اس کے پہلے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

لیلۃ القدر کونسی رات ہے؟

لیلۃ القدر کا ماہ رمضان میں ہونا تو سورۃ القدر سے ثابت ہے۔ اب رات کا تعین کیسے ہو؟ چالیس کے قریب اقوال موجود ہیں لیکن صحیح حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ : تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ"(صحیح بخاری:2017)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان شریف کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ رمضان شریف کی ستائیسویں رات لیلۃ القدر ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تو اس پر قسم بھی کھایا کرتے تھے۔

لیلۃ القدر مخفی کیوں؟

اس رات کو متعین نہ فرمانے میں بھی کئی حکمتیں ہیں۔ چند ایک یہ ہیں:

1۔ مسلمان اس رات کی تلاش میں زیادہ نہیں تو کم از کم پانچ طاق راتیں اللہ کے ذکر اور عبادت میں گزار لیں۔

2۔ متعین ہونے کی صورت میں اس رات کو عبادت کرنے والے اجر عظیم کے مستحق قرار پاتے۔ البتہ گناہوں میں گزارنے والے بھی سنگین سزا میں مبتلا ہوتے۔

3۔ ہر قیمتی چیز کو پردہ اخفا میں رکھا جاتا ہے۔ یہ رات بھی قدروقیمت میں بے مثال ہے لہذا اسے مخفی رکھا۔

لیلۃ القدر کی خاص دعا

لیلۃ القدر کی خاص دعا کے حوالے سے حدیث پاک منقول ہے۔

"عن عائشة قالت: قلت یا رسول الله أرأیت إن علمت أی لیلة لیلة القدر ما أقول فیها؟ قال قولی اللّٰھُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی" (سنن ترمذی:3513)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ مجھے بتایئے کہ اگر مجھے لیلۃ القدر معلوم ہو جائے کہ وہ کون سی ہے۔(یعنی لیلۃ القدر نصیب ہو جائے) تو کیا دعا مانگوں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا یوں دعا کرو "اللّٰھُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی" یعنی اے اللہ! تو بہت درگزر فرمانے والا ہے، تو درگزر کو پسند کرتا ہے، میرے گناہوں سے بھی درگزر فرمادے۔

لیلۃ القدر میں قرآن کریم کا نزول

سورۃ القدر کی پہلی آیت میں اگرچہ قرآن مجید کا صراحتاً ذکر نہیں ہے لیکن "انزلناہ" کی ضمیر مفعول کا مرجع بالاتفاق قرآن مجید ہی ہے تو اللہ تعالی نے قرآن مجید کو قدرومنزلت والی رات میں اتارا ہے اور یہ رات ایسی تقدیر ساز ہے جس میں ساری انسانیت کا مقدر لکھ دیا جاتا ہے اور قسمت والوں کا ستارہ چمک اٹھتا ہے۔ اس رات میں قرآن مجید کے نزول کا مفہوم حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالی نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اس رات لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر قرآن کریم اتارا گیا۔(تفسیر عزیزی پ:30، ص:438)

ہزار مہینوں سے بہتر

قرآن کریم میں اللہ تعالی رب العزت نے خود ہی سوال کیا فرمایا: بھلا تم جانتے ہو لیلۃ القدر کیا ہے؟ پھر خود ہی جواب دیا کہ یہ رات ہزار ماہ سے بھی افضل ہے۔ یعنی اس ایک رات میں جو عمل بھی کیا جاتا ہے وہ ایک ہزار ماہ کے عمل سے بہتر ہے جس میں لیلۃ القدر نہ ہو۔ یا یہ کہ اس رات میں اتنی خیر کثیر تقسیم کی جاتی ہے جتنی ایک ہزار مہینہ میں بھی نہیں ہوتی۔

ملائکہ اور روح الامین کا نزول

سورۃ القدر کے مطابق اس عظیم المرتبت رات میں اللہ تعالی کے اذن سے ہر امر خیر کے لئے ملائکہ اور جبریل امین علیہ السلام کا نزول ہوتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إذا كان ليلة القدر ينزل جبرئيل في كبكبة من الملائكة يصلون على كل عبد قائم أو قاعد يذكروا الله عز وجل"(تفسیر مظہری پ:30)

ترجمہ: لیلۃ القدر کو جبریل امین علیہ السلام فرشتوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں اور ملائکہ کا یہ گروہ ہر اس بندہ کے لئے دعائے مغفرت اورالتجائے رحمت کرتا ہے جو کھڑے یا بیٹھے اللہ عزوجل کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ملائکہ ان سے مصافحہ کرتے ہیں۔

سراسر سلامتی کی رات

شب قدر آغاز سے طلوع فجر تک سراسر سلامتی کی رات ہے۔ نفس وشیطان کی وسوسہ اندازیاں عابدوں کو پریشان نہیں کرتیں۔ وہ اطمینان قلب سے لذت عبادت وریاضت سے سرشار ہوتے ہیں اور یہ روح پرور کیفیت رات بھر رہتی ہے۔

صدقہ فطر

صدقہ فطر کا مفہوم

فطر کے لغوی معنی ہیں روزہ کھولنا۔ اور صدقہ فطر کے معنی ہیں روزہ کھولنے کا صدقہ۔ اصطلاح میں صدقہ فطر سے مراد وہ واجب صدقہ ہے جو رمضان ختم ہونے پر اور روزہ کھلنے پر دیا جاتا ہے۔ جس سال مسلمانوں پر رمضان کے روزے فرض ہوئے اسی سال نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم بھی دیا۔

صدقہ فطر کا وجوب

مسئلہ: صدقہ فطر واجب ہے اور اس کا وقت عمر بھر ہے یعنی اگر ادا نہ کیا تو اب ادا کرے۔ اگر کسی نے صدقہ فطر ادا نہ کیا تو یہ ساقط نہیں ہو گا۔ اور جب بھی ادا کرے گا وہ قضا نہیں ہو گا بلکہ ادا ہی ہو گا۔

مسئلہ: صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ مال پر سال گزر جائے بلکہ عید الفطر کے دن طلوع فجر سے چند لمحے پہلے بھی اگر کسی کو خدا مال و دولت سے نواز دے اور وہ صاحب نصاب بن جائے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہو جائیگا۔

صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت

صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت عید کے دن طلوع فجر ہے۔ لہٰذا جو شخص طلوع فجر سے پہلے فوت ہو جائے یا دولت سے محروم ہو کر نادار ہو جائے تو اس پر صدقہ فطر واجب نہ ہو گا۔ اور اس بچے پر واجب نہ ہو گا جو طلوع فجر کے بعد پیدا ہو۔ ہاں جو بچہ طلوع فجر سے پہلے عید کی شب میں پیدا ہو، اس کی طرف سے صدقہ فطر واجب ہے۔ اسی طرح جو شخص طلوع فجر سے پہلے اسلام کی سعادت پالے یا دولت مند ہو جائے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔

صدقہ فطر ادا کرنے کا وقت

صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت تو عید کے دن طلوع فجر ہے لیکن اس کے وجوب کی حکمت اور مقصد کا تقاضا یہ ہے کہ یہ عید سے چند یوم پہلے ہی ضرورت مندوں کو پہنچا دیا جائے تا کہ غریب اور نادار لوگ بھی اپنے کھانے پینے اور پہننے کے متعلقہ سامان اطمینان کے ساتھ خرید کر سب کے ساتھ عید گاہ جا سکیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین عید الفطر سے ایک دو دن پہلے ہی صدقہ فطر ادا کر دیا کرتے تھے۔ اگر کسی وجہ سے دو چار یوم پہلے ادا نہ کر سکے تو عید کی نماز سے پہلے تو بہر حال ادا کر دینا چاہیے۔

کس کس کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے

1۔ خوشحال مرد پر اپنے علاوہ نابالغ اولاد کی طرف سے واجب ہے۔
2۔ جو اولاد ہوش و خرد سے محروم ہو ان کے پاس مال ہو یا نہ ہو، ہر صورت میں ان کی طرف سے ادا کرنا واجب ہے خواہ وہ بالغ ہوں۔
3۔ بالغ اولاد کی طرف سے اس صورت میں واجب ہے جب وہ نادار اور غریب ہو، مال دار ہونے کی صورت میں واجب نہیں۔
4۔ ان خادموں کی طرف سے واجب ہے جو اس کی سرپرستی میں رہتے ہوں اور جن کے کھانے پینے کا یہ کفیل ہو۔
5۔ بیوی کی طرف سے واجب تو نہیں، لیکن اگر بطور احسان ادا کر دیا جائے تو جائز ہے، بیوی کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔
6۔ باپ اگر فوت ہو جائے تو دادا کے لئے وہی سارے احکام ہیں جو باپ کے لئے بیان ہوئے۔
7۔ خاتون اگر خوشحال ہو تو اس پر صرف اپنی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ اپنے علاوہ کسی کی طرف سے واجب نہیں۔ نہ اولاد کی طرف سے، نہ ماں کی طرف سے، نہ باپ کی طرف سے اور نہ شوہر کی طرف سے۔

صدقہ فطر کی مقدار

سوا دو سیر گندم یا اس کا آٹا صدقہ فطر کی مقدار ہے۔ سوا دو سیر سے مراد دو کلو اور 235 گرام ہے۔ یعنی اتنی گندم یا آٹا یا اس کی قیمت فقیروں میں تقسیم کر دی جائے۔ اور یہ حساب فی کس کے اعتبار سے ہو گا۔ قیمت ادا کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ لینے والے اپنی ضرورت کے مطابق استعمال میں لا سکیں۔

مسئلہ: جس شخص نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھے، صدقہ فطر اس پر بھی واجب ہے۔ صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ شرط نہیں ہے۔

مسئلہ: ایک شخص کا صدقہ فطر ایک فقیر کو دینا بھی جائز ہے اور چند فقیروں کو دینا بھی جائز ہے۔ اسی طرح چند افراد کا صدقہ فطر ایک فقیر کو دینا بھی درست ہے اور چند فقیروں کو بھی۔

مسئلہ: صدقہ فطر کے مصارف بھی وہی ہیں جو زکوۃ کے ہیں۔

عید الفطر

عید الفطر کو کیا کرنا چاہیئے؟

عید کی نماز اس پر واجب ہے جس پر نماز جمعہ واجب ہے۔ نماز فجر ادا کرنے کے بعد عید الفطر کی تیاری کی جائے۔ اس دن حجامت بنوانا، ناخن تراشنا، غسل کرنا، عمدہ اور نیا لباس زیب تن کرنا، اگر نیا نہ ہو تو دھلا ہوا صاف لباس پہننا اور خوشبو لگانا یہ سب امور مستحب ہیں۔ عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے افضل یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ تناول کیا جائے۔ اور زیادہ بہتر طاق کھجوریں یا کوئی بھی میٹھی چیز کھانا ہے۔ یہ مسئلہ عید الفطر کے ساتھ خاص ہے عید الاضحیٰ میں اس کے برعکس عمل یعنی فجر کے بعد اور نماز عید سے پہلے کچھ نہ کھانا مستحب ہے۔

مسئلہ: عید کے موقع پر خوشی کا اظہار کرنا چاہئے۔ عید گاہ کی طرف اطمینان و وقار کے ساتھ نگاہیں نیچی کر کے چلنا چاہیے۔ اور عید گاہ کی طرف جاتے ہوئے آہستہ آواز میں تکبیرات کا پڑھنا بھی مستحب ہے۔

"اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد"

مسئلہ: عید گاہ میں یا گھر میں نماز عید سے قبل (اشراق، تحیۃ الوضو وغیرہ) نوافل پڑھنا مکروہ ہیں۔ حتی کہ عورت چاشت کی نماز گھر میں عید کی نماز سے پہلے نہ پڑھے بلکہ عید کی نماز ادا ہو جانے کے بعد پڑھے۔ نماز عید کی ادائیگی کے بعد عید گاہ میں نوافل پڑھنا مکروہ ہیں۔ گھر کے اندر پڑھے جاسکتے ہیں۔ بلکہ چار نوافل نماز عید کی ادائیگی کے بعد گھر میں پڑھنا مستحب ہیں۔

مسئلہ: عید گاہ سے واپس گھر کی طرف آتے ہوئے راستہ بدل کر آنا بھی مستحب عمل ہے۔

یوم عید کا خصوصی عمل

حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص عید کے دن تین سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ" پڑھے اور فوت شدہ مسلمانوں کی ارواح کو اس کا ثواب پہنچائے تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار اللہ پاک داخل فرمائے گا۔ (یہ ورد دونوں عیدوں کے دن کیا جاسکتا ہے)

عظیم شاہکار
نایاب تحفہ

دین اسلام کے ہر داعی، مبلغ، خطیب، مقرر اور واعظ کیلئے راہنما کتاب

علامہ ڈاکٹر محمد نور الحسن ضیاءؔ

فاضل بھیرہ شریف

کی تصنیف

بنیادی اصولِ دعوت اور مجادلہ کا دائرہ کار

قرآنی تعلیمات اور سیرۃ النبی ﷺ کی روشنی میں

محمد نور الحسن ضیاءؔ
پی ایچ ڈی سکالر
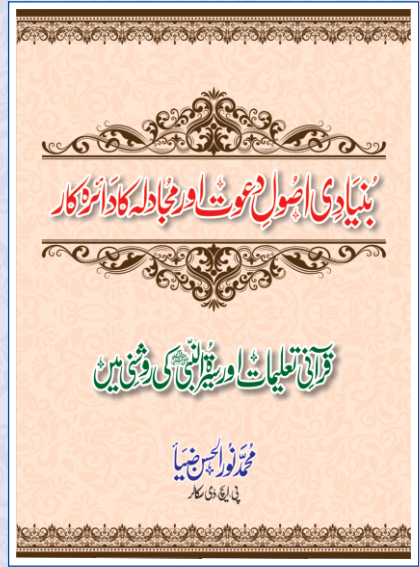
ڈاکٹری نسخہ کے مطابق ہر قسم کی عینکیں، کلر لینز اور کنٹیکٹ لینز، ٹیبلٹ سولوشن دستیاب ہیں۔